مکالمہ عقل و عشق

"پیر انصار" اور اقبال

سید محمد یوسف

اقبال نے احیاء ملت اسلامیہ کا ایک منصوبہ بنایا تھا ، کہہ لیجئے کہ خواب دیکھا تھا ، اس خواب کو حقیقت بنانے اور اس منصوبہ کو بروئے کار لانے کے لئے انھوں نے ترکی سے توقعات وابستہ کیں جو پوری نہ ہوئیں ، بڑے شوق سے کابل کی طرف بڑھے مگر جلد ہی حالات نے مایوس کردیا ۔ شاہ فاروق کو بھی فارسی شعر میں بڑے خلوص اور امنگ کے ساتھ نصیحت کی جو معلوم نہیں ان کے کانوں تک پہنچی بھی یا نہیں ، اگر پہنچی ہو تو بے اثر ثابت ہوئی ۔ آخر میں ان کی ساری توجہ برصغیر ہندوپاک میں ایک اسلامی مملکت کے قیام پر مرکوز ہوئی ۔ قائد اعظم کی قیادت کو اقبال کی اسلامی بصیرت نے اخلاقی سہارا اور صحیح سمت کا اشارہ دیا ۔ پاکستان معرض وجود میں آیا ۔ لیکن خدا کی بڑی حکمت کہ اس نے اس سے پہلے ہی اقبال کو اپنے پاس بلا لیا ۔

اچھا ہوا اقبال نے یہ دن نہیں دیکھے کہ پاکستان میں اقبال شناسی معدوم ہوتی جاتی ہے ۔ اقبال پرستی اور ہے ، اقبال شناسی اور ۔ دونوں میں کچھ ایسا ہی فرق ہے جیسا بوالہوسی اور عشق میں ۔ جس ملک میں عربی اسلامی علوم وآداب سے بیگانگی کے باوجود اسلامی نظریہ' پاکستان کا شور ہو وہاں کوئی سر پھرا ہی ہوگا جو اقبال شناسی کی خاطر عربی فارسی آداب اور اسلامی علوم کے بحر زخار کی شناوری کرے ۔ تن آسان "زائران حریم مغرب" اقبال شناسی چھوڑ اقبال نوازی پر اتر آتے ہیں ۔ ان کے نزدیک کسی مغربی فلسفی یا شاعر سے تقابل اقبال کی عظمت کے لئے کافی ہے ۔ مغربی علوم نے اقبال کے فکر کو جلا بخشی ، اسے تقویت دی لیکن ان کے فکر کی جڑیں اسلام اور مشرقی آداب ہی میں راسخ تھیں ۔ اقبال نے مغرب سے خوشہ چینی نہیں کی بلکہ مغرب سے اپنے شجر فکر کی تلقیح کی جس سے اصلی پھل کی عمدگی میں اضافہ ہوا ۔ جہاں تک ہیئت ، اسلوب اور جدت تراکیب کا تعلق ہے عربی فارسی ادب کے خمیر ہی سے ان کی نمود ہوئی ، بیرونی (بشرطیکہ عربی فارسی کو بیرونی نہ سمجھا جائے) اجنبی آداب کا پلیتھن بھی مشکل ہی سے لگا ہوگا ۔ گنتی کی چند نظمیں جو انگریزی اور جرمن ادب سے ماخوذ ہیں صاف جداگانہ نظر آتی ہیں ۔ اقبال کے بنیادی تصورات کے لئے جو اصطلاحیں ہیں ان میں ایک بھی ایسی نہیں جو کسی یورپی لفظ کا ترجمہ ہو ۔ مرد مومن کو Superman کا ترجمہ کہنے کی تو کوئی کیا جرأت کرے گا

البتہ بعض اس کی صدائے بازگشت ضرور بتاتے ھیں ۔ اس پر یاد آتا ھے کہ طالب علمی کے زمانہ میں علی گڑھ کے چند شوخ ساتھیوں نے Mr. Truman کا ترجمہ '' مرزا صادق بیگ '' اور اس قسم کے بہت سے ترجمے بزم یاران میں رائج کئے تھے ۔ اقبال کی ساری اصطلاحیں وہ ھیں جو پہلے سے اسلامی ادب میں مانوس تھیں۔ اقبال نے ان کو جلادی، نیا رنگ روپ دیا ۔ اسی طرح موضوعات سے متعلق یہ ھے کہ عربی فارسی ادب کا مطالعہ جتنا وسیع ھو اتنا ھی اقبال کے کلام کے اصل مآخذ کا سراغ ملتا ھے ۔

عقل و عشق کا مکالمہ اقبال کا خاص موضوع ھے ، جس کا ان کے فلسفہ زندگی سے عضوی ارتباط ھے ۔ کچھ عرصہ ھوا میں نے اس موضوع کے گرد اقبال کے افکار اور اسالیب بیان کا جائزہ پیش کیا تھا (ملاحظہ ھو '' اقبال ریویو'' جولائی ۱۹۶۳ء) ۔ حیرت بھی ھوئی اور خوشی بھی جب '' پیر انصار'' کے یہاں یہی مکالمہ اس طرح ملا گویا وھی اقبال کا مصدرالہام ھے ، صاف نظر آتا ھے کہ اقبال نے نہ صرف پیر انصار کے طرز استدلال سے بلکہ ان کے انداز بیان سے بھی گہرا تاثر لیا ھے ۔ بالخصوص ضرب کلیم میں '' علم و عشق'' کے عنوان سے جو نظم ھے وہ پیر انصار ھی کے معانی و ھیئت مکالمہ کا پرتو ھے ۔

'' پیر انصار'' کا پورا نام شیخ ابو اسماعیل عبداللہ انصاری ھروی ھے ۔ ھرات میں ۴ مئی ۱۰۰۶ء کو پیدا ھوئے اور ۱۰۸۸ء میں وفات پائی ۔ سلسلہ نسب حضرت ابو ایوب انصاری سے ملتا ھے ۔ خاص طور پر '' مناجات'' کے لئے مشہور ھیں ۔ نثر مسجع و مقفیٰ اور غزلیں اور رباعیات بھی یادگار ھیں ۔ ان کے یہاں تصوف اور اخلاق کا امتزاج خوب ھے (ملاحظہ ھو براؤن : لٹریری ھسٹری آف پرشیا ، جلد دوم ، ص ۲۵۶ و ۲۶۹ - ۲۷۰) ، ان کی ایک غیر معروف تصنیف '' کنزالسالکین (زادالعارفین) '' پر تحقیقی مقالہ اورنٹیل انسٹیٹیوٹ ، استانبول یونیورسٹی ، مجلہ بابت ۱۹۵۶ء میں شائع ھوا ھے ۔ مندرجہ ذیل اقتباس ، قدرے حذف و اختصار کے ساتھ ، وھیں سے نقل کیا جاتا ھے :-

باب اول درمقالات عقل و عشق

عقل گفت : من سبب کمالاتم عشق گفت : من نہ در بند خیالاتم

عقل گفت : من سکندر آگاھم عشق گفت : من قلندر درگاھم

عقل گفت : من صرّف نقرۂ خصالم عشق گفت : من محرم حرم وصالم

عقل گفت : من فتوی انکار دارم عشق گفت : من بدعوی چہ کار دارم

عقل گفت : دبیر مکتب تعلیمم عشق گفت : من عبیر نافہ تسلیمم

عقل گفت : من آئینہ مشورت ھرہالغم عشق گفت : من از سودوزیان فارغم

عقل گفت : مرا ظریفانند بردپوش عشق گفت : مرا حریفانند درد نوش
عقل گفت : من رقیب النسانم عشق گفت : من نقیب احسانم
عقل گفت : من کشائیدهٔ در فهمم عشق گفت : من زدانیدهٔ زنگ وهمم

اے عقل ! تو کیستی ؟ مودّب راه ، و من مقرّب شاه ، آن ساعت که روز بار بود ، و نوروز عشق بار بود ، من سخن از دوست گویم و مغز بے پوست جویم ، نه از حجاب پرسم ، و نه از حجّاب ترسم ، مستانه وار در آیم و بشرف قرب بر آیم -

اے عقل نبقل سرشته ! قناعت کن بمنصب وزارت ، اگرچه داری شهرتے ، اماانداری جرأتے ... وقتے که درشهر دل ، غوغائے افتد از دست غل ، یا در خطهٔ سینه ، تشویشے فتد از دست کینه ، کے توان جانبازی نمودن و تیغ از دست دشمن ربودن ــ در شهرستان تن امیرے باید با خرد که اگر قلم بیند خط شود ، وچون طوفان پیش آید بسط شود ، اگر بر آید زلزله ، دروی نیفتد واوله ــ شاه شجاعے ، ملک مطاعے - پس عشقست که این صفات دراوست ، لاجرم امیر خطهٔ دل اوست

[*Sarkiyat Mecmuasi* (Istanbul Universetesi Sarkiyat Enstitusu Tarafin dan Cikarilir)

Turk Tarih Kurumu Basimevi—Ankara, 1956.]

IQBAL REVIEW

Journal of the Iqbal Academy Pakistan

This Journal is devoted to research on the life, poetry and thought of Iqbal and on those branches of learning in which he was interested : Islamic Studies, Comparative Religion, Philosophy, History, Sociology, Languages and Literature, Art and Archaeology.

Published alternately

in

English and Urdu

Subscription

(for four issues)

Pakistan	Foreign countries
Rs. 15/-	USA $ 5.00 or £ Stg. 1.75

Price per copy

Rs. 4/-	USA $ 1.50 or £ Stg. 0.50

All contributions should be addressed to the Secretary Editorial Board, *Iqbal Review*, 43-6/D, Block No. 6, P.E.C.H.S., Karachi-29. The Academy is not responsible for the loss of any article.

Published by

Abdul Hameed Kamali, Secretary of the Editorial Board of the *Iqbal Review* and Director, Iqbal Academy Pakistan, Karachi.

Printed at

TECHNICAL PRINTERS,

Koocha Haji Usmani, Off. I. I. Chundrigar Road, Karachi.

IQBAL REVIEW

Journal of the Iqbal Academy, Pakistan

January 1973

IN THIS ISSUE

1. Jinnah, Iqbal and the Idea of Pakistan — *A. H. Kamali*

2. The Prophet's Ascension : In the light of new discoveries of Science — *Sibte Nabi Naqvi*

3. *Gulshan-i-Raz-i-Jadid* : Versified Translation — *Kaukub Shadani*

4. Dialogue between Intellect and Love : Pir Ansar and Iqbal — *Mohammad Yusuf*

IQBAL ACADEMY PAKISTAN
KARACHI